بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

روزنامہ

خاص نمبر ۲۲ خطبہ

قادیان

الفضل

یوم دوشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپیہ — ماہوار ۱½ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج تعلیم القرآن کلاس کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ بیرونی جماعتوں کی طرف سے اس وقت تک ۱۵ نمائندگان تشریف لائے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب شیخ محمد ابراہیم علی صاحب عرفانی نے اپنے بھتیجے محمد عثمان صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔

جلد ۳۵ | ۱۲ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ہجری | ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۱

خطبہ جمعہ

قربانیوں کا مطالبہ کر کے اللہ تعالےٰ نے ہمیں اعلیٰ درجہ کی نعمتوں کی طرف بلایا ہے

ہماری جائدادیں کُلّی طور پر خدا تعالےٰ کی جائدادیں ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ جولائی ۱۹۴۷ء

مرتبہ: چودہری فیض احمد صاحب گجراتی

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تین ماہ کے قریب ہوئے کہ میں نے حفاظت قادیان کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ جس میں ہماری جماعت کے بہت سے دوست حصہ لے چکے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ اس تحریک کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ میں نے محکمہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو اس وقت تک جاری رکھے۔ جب تک جماعت کے تمام افراد اس میں شامل نہ ہو جائیں۔ جن لوگوں نے باوجود علم کے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اگر وہ بعد میں حصہ لینگے۔ تو وہ نادہندگی کے الزام سے تو بچ جائینگے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کا ثواب ان لوگوں کے برابر نہیں ہوگا۔ جنہوں نے وقت پر اس تحریک میں حصہ لیا ہے اور عین ضرورت کے وقت اپنی قربانی پیش کر دی ہے۔ لیکن جن لوگوں تک ابھی یہ آواز نہیں پہنچی۔ یا

ملک کے فسادات

کی وجہ سے ان کو اطلاع نہیں ہو سکی۔ یا وہ دور کے ممالک یا دور کے علاقوں کے رہنے والے ہیں۔ وہ باوجود دیر ہو جانے کے ثواب میں ان لوگوں کے برابر ہی ہونگے۔ جنہوں نے وقت پر اطلاع مل جانے کی وجہ سے سہولت اور آسانی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ابھی تک جماعت کے قریباً

چوبیس فیصدی لوگ

ایسے ہیں۔ جو اس تحریک میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ اگر ان میں سے آٹھ یا دس فیصدی بیرونجات کے احمدی نکال دیئے جائیں۔ تب بھی ہندوستان کے اندر رہنے والے احمدیوں میں سے ۱۵ یا ۱۶ فیصدی اس میں شامل ہونے سے ابھی تک محروم ہیں۔ اور یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کیونکہ زندہ اور روحانی جماعتوں کے لئے تو ایک فیصدی لوگوں کا محروم رہ جانا بھی نہایت افسوسناک ہوتا ہے۔ کجا یہ کہ ۱۵ یا ۱۶ فیصدی لوگ کسی تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ یہ تحریک اپنی ذات میں ایک نئی قسم کی تحریک ہے۔ جسکے ذریعہ جماعت کو اس امر کیطرف لایا جا رہا ہے۔ کہ ہماری جائدادیں کلی طور پر خدا تعالےٰ کی جائدادیں ہوں۔ اور ہم بیعت کرتے وقت جو اقرار کیا کرتے ہیں۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اسکا ثبوت ہمارے عمل سے ظاہر ہو۔ ابھی تو زبانی طور پر لوگ اپنی جائداد کو وقف کر رہے ہیں۔ اور ان سے مطالبہ

صرف ایک فیصدی

کا کیا گیا ہے۔ باقی ۹۹ فیصدی انہی کے پاس رہتا ہے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

لیکن جوں جوں ہماری جماعت کا ایمان مضبوط ہوتا چلا جائیگا۔ اور جوں جوں سلسلہ کی ضروریات بڑھتی جائیں گی۔ یہ مطالبات بھی زیادہ ہوتے جائیں گے۔ لیکن ان مطالبات کا ہونا جہاں مومنوں کے لئے خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے حصول کا ایک ذریعہ بن رہا ہے۔ وہاں یہ کمزوروں اور غیر مخلصوں کے لئے ٹھوکر اور ابتلا کا بھی موجب ہے۔ میں تو حیران ہوں۔ کہ ملک کے حالات کو دیکھنے کے باوجود ایک مومن کہلانے والا شخص کس طرح زبانی طور پر بھی اپنی جائیداد پیش کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ حالانکہ یہ زمانہ ایسا ہے۔ کہ کئی صوبوں اور علاقوں میں مسلمانوں کی ساری کی ساری جائیدادیں تباہ ہو چکی ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا ان کی جائیدادوں کو تباہ کرے وہ اپنی مرضی سے اپنی جائیدادوں کو اس طرح وقف کر دیں۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور وقت آنے پر خطرات کے بوجھ کو اٹھایا جا سکے۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بھی اس تحریک میں حصہ نہ لینا اور اس سے گریز کرنا دانشمندی کے بالکل خلاف ہے۔ امرتسر اور لاہور میں جن لوگوں کے مکانات جلے ہیں۔ وہ آخر ان کی جائیدادیں ہی تھیں۔ اور ان مکانوں کے جلنے میں صرف چند گھنٹے لگے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہ لوگ وقت کی نزاکت کو سمجھتے۔ اور اپنے ملک اور قوم کی خدمت کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کر دیتے۔ یا اپنی جائیدادوں کا ایک حصہ اپنے ملک اور قوم کی خدمت کے لئے پیش کر دیتے۔ تو شاید یہ بلا ان پر نازل نہ ہوتی۔ اور شاید لوگوں کے دلوں میں اتنی سختی اور بغض پیدا نہ ہوتا۔ مگر جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے اس بلا سے بچایا ہے۔ انہیں تو ان حالات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ ایک جگہ ہوا ہے۔ وہ دوسری جگہ بھی ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ

سیاسی تغیرات کے ماتحت

حکومتیں بھی ایسے قانون پاس کر دیا کرتی ہیں۔ کہ جن کے رو سے افراد کی جائیدادیں ان کی اپنی جائیدادیں نہیں رہتیں۔ بلکہ وہ حکومت کی ملکیت سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے روس کے علاقہ میں حکومت نے ساری جائیدادیں ضبط کر لی ہیں۔ اور کسی کی ملکیت اسکی ذاتی ملکیت نہیں رہی۔ ایسی صورت میں یکدم سو فی صدی دینا پڑتا ہے۔ اور پھر سو فی صدی دینے کے باوجود بھی ثواب نہیں ملتا۔ مگر یہاں کسی کا اپنی جائیداد کا سو فی صدی صرف زبانی پیش کرنا اور اس میں سے صرف ایک فی صدی دے دینا اور اس طرح ثواب بھی حاصل کرنا اور جماعتی ترقی اور تنظیم میں بھی ممد ہو جانا کتنی آسان قربانی ہے۔ اور انسان کا دل اس سے کتنی تسلی پاتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنے مال کو دوسروں کے ہاتھوں تباہ کرالیتا اس نے خدا تعالےٰ اور اس کے دین کے لئے اپنا مال وقف کر دیا۔ پس جو لوگ اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ میں ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کو بھی جنہوں نے اس تحریک میں وعدہ تو کیا ہے۔ لیکن ابھی تک ادائیگی نہیں کر سکے۔ کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی میں

سستی اور غفلت

سے کام نہ لیں۔ اس وقت تک جو کچھ وصولی ہوئی ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ تحریک کرتے وقت کہا تو یہ گیا تھا کہ یہ رقم چھ ماہ کے اندر وصول ہو جائے۔ لیکن جس رنگ میں وصولی ہو رہی ہے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ رقم چھ سال میں بھی وصول نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ اس چھ ماہ کے عرصہ میں زمینداروں کے لئے صرف فصل ربیع ہی ایک ایسا موقعہ تھا۔ جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کر سکتے تھے لیکن ربیع کی فصل آئی اور جا بھی چکی۔ اگر انہوں نے اب یہ رقم ادا نہ کی۔ تو آئندہ مہینوں میں وہ کسی طرح ادا نہیں کر سکیں گے۔ جب تک گندم ان کے پاس ہے۔ یا جب تک گندم کا روپیہ ان کے پاس ہے۔ وہ توفیق رکھتے ہیں۔ کہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اس بار سے سبکدوش ہو جائیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ لیکن جب گندم ان کے پاس نہ رہے گی۔ اور گندم کا روپیہ ان کے ہاتھوں سے نکل چکا ہوگا۔ تو آئندہ صرف ماش یا گنا یا کپاس یا توریہ یا سرسوں کی فصلوں پر ہی ان کے پاس روپیہ آسکتا ہے۔ اور وہ بھی دسمبر سے پہلے نہیں آسکتا۔ اگر اعلان کی آخری تاریخ سے (جو ۳۰ر جون تھی) مزید چھ ماہ کی میعاد شمار کی جائے۔ تو یہ میعاد دسمبر میں ختم ہوتی ہے۔ لیکن دسمبر تک سوائے چھوٹی چھوٹی فصلوں کے کوئی بڑی فصل نہیں ہوتی۔ کماد ہمارے ملک میں بڑی فصل ہے۔ اسی طرح توریہ بھی بڑی فصل ہے۔ اور کپاس اور سرسوں کی فصلیں بھی بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ مگر ان سب کی آمدن مارچ یا اپریل تک ہوتی ہے۔ دسمبر تک نہیں ہوتی۔ پس جو لوگ اپنے وعدوں کی رقوم اس وقت ادا نہیں کریں گے۔ وہ مجبور ہوں گے۔ کہ اپنے وعدوں کو ٹلا دیں اور پھر وہ یہ کہنے لگ جائیں گے۔ کہ ہمیں مارچ یا اپریل تک مہلت دی جائے۔ پس جماعت کے دوستوں کو اور بالخصوص زمینداروں کو جلد از جلد اپنے وعدوں کی رقوم کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ورنہ

ایک نادر موقعہ

ان کے ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ اسی طرح دوسرے دوستوں کو بھی جلد ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ انہیں یہ انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ چھ مہینے گذرنے کے بعد ادا کر دیں گے۔ کیونکہ چھ مہینے کے بعد جو لوگ ادا کریں گے۔ انہیں سستی اور غفلت کا دھبہ لگ جائیگا۔ ہر شخص جو سستی کرتا ہے۔ اور آج کا کام کل پر چھوڑتا ہے۔ وہ اسی لئے ایسا کرتا ہے۔ کہ اسے اس کام کے ساتھ محبت نہیں ہوتی۔ ورنہ جو شخص اپنے کام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ جلد از جلد اسے سر انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔

منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم رضؓ

اپنا قصہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ آپ علیہ السلام کبھی ان کے پاس کپورتھلہ تشریف لائیں گے۔ ان دنوں کپورتھلہ تک ریل نہ ہوتی تھی۔ اس لئے پھگواڑہ سے اتر کر یکوں پر کپورتھلہ جانا پڑتا تھا۔ آپ کسی کام کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ تو آپ کو خیال آیا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام بغیر اطلاع دیئے کپورتھلہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم رضؓ ایک دوکان پر بیٹھے تھے۔ اور باتیں کر رہے تھے۔ کہ سلسلہ کا ایک شدید ترین دشمن جو ہمیشہ ان کے ساتھ سلسلہ کے خلاف ہنسی اور تمسخر کیا کرتا تھا۔ ان کے پاس پہنچا۔ اور کہا۔ تمہارے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اڈے پر آئے ہوئے ہیں۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کہتے تھے۔ جب میں نے اسکی یہ بات سنی۔ تو مجھے اسکی پرانی ہنسی اور تمسخر کی وجہ سے یہ خیال گذرا کہ یہ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔ ورنہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے۔ تو مجھے پہلے اپنی تشریف آوری کی اطلاع نہ دیتے؟ چنانچہ میں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور کہا۔ تم اتنے نالائق آدمی ہو۔ کہ اس قسم کے معاملات میں بھی ہنسی

تاریخ وفات حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رسولِ سرحق میر اسمٰعیل باخُلقِ عظیم
آنکہ در زہد و تُقیٰ فضل و نُہیٰ بے مثل بود
سالِ رحلت بادلِ اندوہگیں اکمل شنید

عالم و فاضل ادیب و شاعر و صوفی حکیم
آہ از ما شد جدا گردید در جنت مقیم
از سروشے۔ جانِ خادم داخلِ بیت النعیم
۱۹۴۷ء

اکمل عفا اللہ عنہ

اور مذاق سے باز نہیں آتے جو ہماری محبت کے جذبات سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ اگر اس نے سچی بات کہی ہو تو مجھے اس کے ساتھ جھگڑنے میں دیر ہو جائیگی۔ چنانچہ میں ننگے سر اور ننگے پاؤں وہاں سے اڈے کی طرف بھاگا۔ مگر تھوڑی دور جا کر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اس نے مذاق ہی نہ کیا ہو۔ چنانچہ میں پھر ٹھہر گیا۔ اور پھر اسے گالیاں دینی شروع کیں۔ کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ مذاق کرنے کے عادی ہو۔ اس نے کہا میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اڈے پر پہنچ چکے ہیں۔ میں نے کہا ہماری قسمت کہاں کہ آپ یہاں تشریف لے آئیں۔ تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگا تم مجھے گالیاں ہی نہ دیتے رہو۔ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تو وہاں سے چل بھی پڑے ہونگے۔ جلدی جاؤ اور ان سے ملو۔ یہ سنکر میں پھر اڈے کی طرف دوڑ پڑا۔ مگر چند قدم چل کر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اس نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔ اس لئے میں نے پھر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا تم مانو یا نہ مانو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اڈے پر دیکھا ہے۔ اس پر میں پھر اڈے کی طرف بھاگا۔ مگر ابھی میں راستہ میں ہی تھا۔ کہ میں نے دیکھا سامنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ اور میں خدا تعالےٰ کا شکر بجا لایا۔ اب دیکھو جس چیز کے ساتھ کسی کو محبت ہوتی ہے۔ وہ اس کے حاصل کرنے میں دیر نہیں کیا کرتا۔ منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کو یہ یقین نہ تھا۔ کہ آپ تشریف لائے ہیں۔ لیکن وہ محبت کی وجہ سے ادھر اس اطلاع دینے والے کو برا بھلا کہتے تھے۔ اور ادھر اڈے کیطرف بھاگتے تھے۔ گویا ان پر ایک اضطراب کی کیفیت طاری تھی۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں دین کی محبت ہوتی ہے۔ وہ جلد سے جلد دین کے کاموں کو سر انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ اور اسکے رسول اور اس کے

دین کی سچی محبت

موجود ہے۔ اس لئے جو شخص دین کی خدمت کے لئے چندہ لکھواتا ہے۔ وہ اگر سچا اور حقیقی مومن ہو۔ تو اس چندے کی ادائیگی کو اپنے لئے فخر کا موجب اور خدا تعالےٰ کا فضل سمجھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ میں جتنی جلدی اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤنگا۔ اتنا ہی زیادہ مجھ پر خدا تعالےٰ راضی ہوگا۔ پس جماعت کے دوستوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے چھ ماہ کی میعاد تک بھی انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جلد از جلد یہ رقوم ادا کر دینی چاہئیں۔ میں نے بتایا ہے کہ اس تحریک کے چندہ کی ادائیگی کی موجودہ رفتار اتنی سست ہے۔ کہ چھ ماہ تو کیا چھ سال میں بھی یہ رقم جمع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جماعت کو فرض شناسی اور اخلاص سے کام لیتے ہوئے۔ اور اس تحریک کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ جن خطرات میں سے اس وقت ہمارا ملک گزر رہا ہے۔ اور جن خطرات میں سے اس وقت ہماری جماعت گزر رہی ہے۔ ان میں سے جو

خطرات ظاہر ہیں

وہ تو ظاہر ہی ہیں۔ اور سب دوستوں کو معلوم ہیں۔ اور بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو آپ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اور میں ان باتوں کو اس لئے ظاہر نہیں کرتا۔ کہ کہیں کمزور لوگ دل نہ چھوڑ بیٹھیں ورنہ ان دنوں ہماری جماعت ایسے خطرات میں سے گزر رہی ہے۔ کہ ان کے تصور سے مضبوط سے مضبوط انسان کا دل بھی بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ صرف جماعت کے کمزور لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے اور بعض دوسرے مصالح کی وجہ سے میں وہ باتیں پردۂ اخفا میں رکھتا ہوں ورنہ ان دنوں میں بعض اوقات اس طرح محسوس کرتا ہوں جیسے کسی عظیم الشان محل کی دیواریں نکل جائیں۔ اور اس کی چھت کے سہارے کے لئے ایک سرکنڈا کھڑا کر دیا جائے۔ تاج محل یا ایسی ہی کسی بڑی عمارت کی چھت کے نیچے اگر سرکنڈا کھڑا کر دیا جائے۔ تو جو حال اس سرکنڈے کا ہو سکتا ہے۔ وہی حال بسا اوقات ان دنوں میں اپنا محسوس کرتا ہوں۔ وہ بوجھ جو اس وقت مجھ پر پڑ رہا ہے۔ اور وہ خطرات جو جماعت کے مستقبل کے متعلق مجھے نظر آ رہے ہیں۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ ان کا اظہار بھی مشکل ہے۔ اور ان کا اٹھانا بھی کسی انسان کی طاقت میں نہیں۔ محض اللہ تعالےٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے میں اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہوں۔ ورنہ

کوئی انسان ایسا نہیں

ہو سکتا۔ جس کے کندھے اتنے مضبوط ہوں۔ کہ وہ اس بوجھ کو سہار سکیں۔ اور ان تفکرات کا مقابلہ کر سکیں۔ ہماری جماعت کے حصہ میں تو صرف چندے ہی ہیں۔ تفکرات میں اس کا کوئی حصہ نہیں بلکہ تفکرات ان تک پہنچتے بھی نہیں۔ جیسے

خطرہ کے وقت

ماں اپنے بچہ کو گود میں سلا لیتی ہے۔ اور سارا بوجھ خود اٹھا لیتی ہے یہی حالت اس وقت میری ہے۔ میں بھی ان خطرات سے جو مجھے اس وقت نظر آ رہے ہیں۔ جماعت کو آگاہ نہیں کرتا اور سارا بوجھ اپنے دل پر لے لیتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کے کام تو بہرحال خدا تعالےٰ نے ہی سر انجام دینے ہیں۔ میں جماعت کے لوگوں کو کیوں پریشان کروں۔ اللہ تعالےٰ جس رنگ میں چاہے گا اس کی مشیت پوری ہو کر رہے گی۔ درحقیقت اللہ تعالےٰ نے جس مقام پر مجھے کھڑا کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے جو رتبہ مجھے عطا کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ سے سب سے پہلا اور آخری ذمہ وار میں ہی ہوں۔ اور جماعت کے بوجھ اٹھانے کا اصل حق میرا ہی ہے یا جیسے قرآن کریم میں ذوالقرنین کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس نے کہا تھا اٰتُونِی زُبَرَ الحدید یعنی لوہے کے ٹکڑے میرے پاس لاؤ۔ وہی بات میں نے بھی جماعت کے سامنے پیش کر دی ہے کہ تم اپنی جائدادوں کا ایک فی صدی قربانی میں پیش کر دو۔ اور بقیہ کام خدا تعالےٰ پر چھوڑ دو۔ وہ خود جماعت کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے گا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

پھر بزم سے چلا دُرِ یکدانہ ایک اور — نورِ ازل میں ڈھل گیا پروانہ ایک اور

پیمانہ تنگ اور وفورِ مئے حیات — چھلکا مئے حیات سے پیمانہ ایک اور

اہلِ بہشت لے ہی گئے ہم سے چھین کر — تسبیح ریز بلبلِ مستانہ ایک اور

دارالقدس میں پہنچ گئے میر اسمٰعیل — احمد کا اب ہے رونقِ کاشانہ ایک اور

تنویر بن میں چھوڑ گیا ہے وہ نقشِ پا
ہر ایک گرد باد ہے دیوانہ ایک اور

[illegible]

اس وقت تمہارا کام صرف زبر الحدید پیش کرنا ہے۔ ورنہ اصل اور اہم کام تو خدا تعالےٰ اور اس کے مقرر کردہ افراد نے ہی کرنا ہے۔ بلکہ افراد نے بھی کیا کرنا ہے۔ خدا تعالےٰ نے خود ہی کرنا ہے۔ جماعت تو ان مصائب اور مشکلات کے مقابلہ کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔ کیونکہ ان کو دور کرنا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ پس سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی ہستی ان کو دور کر ہی نہیں سکتی۔ لیکن جو

چھوٹا سا کام

ہماری جماعت کے ذمہ ہے۔ اگر جماعت اس میں بھی سستی اور غفلت سے کام لے تو یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ اور ہماری جماعت کی آئندہ ترقیات میں روک ثابت ہوگا۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں ایسے بدنتائج سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے دلوں میں اس قدر دین۔ ایمان اور اخلاص بھر دے کہ ہماری یہ قربانیاں آئندہ آنے والی قربانیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوں۔ اور ہم میں سے ہر فرد یہ محسوس کرے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور احسان سے ان قربانیوں کا مطالبہ کرکے اسے اعلیٰ درجہ کی نعمت کی طرف بلایا ہے۔ خواہ جانی یا مالی قربانی کے لئے۔ اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ اور وہ زندگی جو حقیقی زندگی ہے۔ اور جس کے مقابلہ میں دنیوی زندگی بالکل بے حقیقت اور ناپائیدار ہے۔ یعنی ہماری ابدی زندگی خدا تعالےٰ کے فضلوں اور اسکی رحمتوں کے نیچے گذرے۔ اور ہماری یہ عارضی اور غیر مستقل زندگی بھی ناکامی اور نامرادی کی زندگی نہ ہو۔ (اللھم آمین)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا وصال

ہزاروں مومنین کی دلی دعاؤں کے ساتھ حضرت اُم المؤمنین علیہا السلام کی گود میں تربیت پانے والے عظیم الشان صحابی اور ولی اللہ کو دفن کیا گیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۱۹ ماہ وفا۔ جیسا کہ الفضل کے گزشتہ پرچے میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادرِ نسبتی۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے حقیقی بھائی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ماموں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کل بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے آٹھ بجے شام انتقال فرما گئے۔ اور اس محبوب حقیقی سے جا ملے۔ جس کے دیدار کی تمنا میں آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ

تڑپتی روح ہے میری کہ جلدی ہو نصیب اپنے
ملاقاتِ شہِ خوباں لقائے حضرتِ باری

حضرت میر صاحب کی علالت یوں تو ایک لمبے عرصہ سے تشویشناک صورت اختیار کر چکی تھی۔ لیکن کل نماز جمعہ کے بعد آپ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ جس کے پیش نظر خاندان نبوت کے اکثر افراد اور خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوٹھی دار الصفہ میں تشریف لے آئے تھے۔ چنانچہ حضور کی موجودگی میں ہی آپ کی وفات واقع ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

حضرت میر صاحب کی المناک وفات کی خبر آناً فاناً تمام محلوں میں پھیل گئی۔ اور بہت سے احباب آپ کی کوٹھی پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ آپ نے عرصہ ہوا اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق خود مفصل ہدایات وصیت کے طور پر تحریر فرما دی تھیں۔ حتیٰ کہ اپنے کفن کا بھی انتظام فرما لیا تھا۔ چنانچہ رات کو ہی آپ کی وصیت کے مطابق حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب نومسلم۔ مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب یانی پتی اور مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شہید نے آپ کو غسل دیا۔ اور تجہیز و تکفین کی

اگلے دن (۱۹ جولائی) کو صدر انجمن احمدیہ کے تمام دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل کر دی گئی۔ صبح ہی سے احباب اور خواتین آپ کی کوٹھی پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ آٹھ بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تشریف لے آئے۔ اور ایک بڑے مجمع کے درمیان آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود ناسازیٔ طبع کے جنازہ کے ہمراہ پیدل مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ راستے میں مجمع ہر لحظہ بڑھتا چلا گیا۔ ہر شخص جنازہ کو کندھا دیتے اور اس طرح ایک ایسے وجود کا آخری حق الخدمت ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جو عمر بھر نہایت بے نفسی کے ساتھ بنی نوع انسان کی دینی اور دنیوی خدمت کرتا رہا۔ جب جنازہ باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پہنچا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی نگرانی میں صفوں کو درست کرایا۔ اور پھر ایک بہت بڑے مجمع کے ہمراہ جو انیس لمبی صفوں پر مشتمل تھا۔ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ نماز جنازہ میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد کا اندازہ چھ اور سات ہزار کے درمیان ہے۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے کفن کا منہ کھولا اور حضرت میر صاحب کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اور پھر خاندان نبوت کے دیگر افراد نے باری باری بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضور جنازہ کے قریب ہی زمین پر خدام کے ہمراہ تشریف فرما ہو گئے۔ اور احباب کو تنظیم کے ماتحت حضرت میر صاحب کا چہرہ آخری بار دیکھنے کا موقعہ دیا گیا۔ آپ کا چہرہ باوجود طویل علالت کے بہت بارونق شگفتہ اور نورانی نظر آتا تھا۔ بعد ازاں جنازہ اٹھایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے قبر تک نعش کو کندھا دیا۔ حضور خود قبر میں اترے اور میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ اور میر سید احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نعش کو لحد میں اتارا۔ اس کے بعد حضور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مزار حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر حضرت میر صاحب کی قبر پر اپنے دستِ مبارک سے مٹی ڈالی۔ قبر تیار ہو جانے پر حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر واپس تشریف لے آئے۔

حضرت میر صاحب کو مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احاطہ میں آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے والد ماجد حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ حضرت نانی اماں رضی اللہ عنہا کے دائیں پہلو میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں دفن کیا گیا ہے۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ کے چوٹی کے بزرگ اور بلند پایہ صحابی تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجلس معتمدین کا رکن مقرر فرمایا تھا۔ ابتدائی زمانہ سے ہی حضور کو نہایت قریب سے دیکھنے اور حضور کی مقدس صحبت سے فیوض حاصل کرنے کے خاص مواقع آپ کو حاصل ہوئے۔ آپ میں تصوف حقیقی اور عشقِ الٰہی کا ایک خاص رنگ آپ میں پایا جاتا تھا۔ آپ کے مضامین اور آپ کی نظمیں اس رنگ کی بہترین یادگار ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے وسیع دینی اور دنیوی علم کے ساتھ بنی نوع انسان کی بے غرضانہ خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہنا آپ کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ غرض آپ کا وجود سلسلے کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ایک ستون کی طرح تھا۔ آپ کی وفات ایک شدید قومی صدمہ ہے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور تمام جماعت کی طرف سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت میر صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ اور صاحبزادوں کے ساتھ نیز تمام دیگر افراد خاندانِ نبوت کے ساتھ گہری اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس جماعتی نقصان کی تلافی کے طور پر ہم سب کو حضرت میر صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چل کر اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی ترقیات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت میر صاحب مرحوم سے میرے تعلقات محبت اور دوستی کے اس وقت سے تھے جب کہ وہ لاہور کے کالج میں پڑھتے تھے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان پر رہتے تھے۔ اس کے بعد بعض دفعہ میرے ساتھ لاہور میں میرے ہی مکان پر کچھ عرصہ مقیم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انہیں بچپن سے ہی کس قدر اخلاص تھا۔ سو اس امر کا احساس خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تھا۔ یہ امر ایک واقعہ سے ظاہر ہے۔ جب کہ حضرت میر صاحب ہنوز تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اُن کے والدین کو یہ خیال ہوا۔ کہ اُن کی شادی کر دی جائے اور ان کا انتخاب حضرت میر صاحب مرحوم کی پھوپھی کی بیٹی کا تھا۔ مگر حضرت مرحوم کو کسی وجہ سے ابھی شادی کرنا پسند نہ تھا ابھی عمر بھی چھوٹی تھی۔ اور انہوں نے انکار کر دیا۔ گھر میں اس کا چرچا ہوا اور حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ اور اُن کے والدین بہت فکرمند ہوئے۔ بات رفتہ رفتہ حضرت مسیح موعود تک پہنچی کہ گھر میں سب کی خواہش ہے۔ کہ اسمٰعیل کی شادی ہو جائے۔ مگر اسمٰعیل نہیں مانتا۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ غمگین نہ ہوں۔ میں اسمٰعیل کو کہتا ہوں اور وہ مان لے گا۔ چنانچہ حضور نے خط لکھا اور حضرت میر صاحب مرحوم نے فوراً تسلیم کر لیا۔

مرحوم علم و فن سرجری میں جس قدر لائق اور ہوشیار تھے۔ اُتنے ہی بے نفس تھے۔ بیماروں کی خدمت محض اللہ کے لئے کرتے تھے۔ اور کبھی لالچ نہ کرتے تھے۔ اپنے دوستوں اور واقفوں کے حق میں ہمیشہ فیاض تھے۔ مہمان نوازی میں خاص خوشی حاصل کرتے تھے۔ دینی علوم کے پڑھنے اور مفید مضامین کے لکھنے اور شائع کرنے کا شغل ہمیشہ رہتا تھا۔ ان کے اشعار اور نظمیں معرفت اور حقائق سے پُر ہوتی تھیں اور پڑھنے والے ہمیشہ اُن سے لطف حاصل کرتے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ کوئی نوجوان دوست اُن کی تحریروں کو ایک جگہ جمع کرے اور ان کی سوانح کے ساتھ شائع کرنے کی محنت کر کے ثواب حاصل کرے۔ بالآخر دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے۔ اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

مرحوم بہت سے اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔ اُمید ہے۔ کہ اور احباب بھی اُن کے متعلق مضامین لکھیں گے۔ میں نے تو اختصاراً چند کلمات لکھ دیئے ہیں:۔

قادیاں کے آسماں پر زُہد کا تو چاند تھا

(از جناب مرزا محمد سیف اللہ خان صاحب فاروق)

خون کے دریا بہالے دیدۂ خونابہ بار
سامنے ہے آج تیرے میر صاحب کا مزار

مظہر اوصافِ احمد ہستیٔ گردوں وقار
اے کہ تیرے نام سے تھا علم دیں کو افتخار

جب تک دنیا رہیں گے کام تیرے یادگار
اور تیری نیکیوں کے معترف لیل و نہار

تو نے محکم کر دکھائی صبغۃ اللہ کی بنا
ارتقا کی تھیں منازل اور تیرا تیز پا

دین و دنیا کے چمن میں تیری ہستی تھی صبا
کیا کروں توصیف تیری عاشقِ خیر الورےٰ

قادیاں کے آسماں پر زُہد کا تو چاند تھا
آسماں کا چاند تیرے بالمقابل ماند تھا

تیری جیسی ہستیوں سے قادیاں دار الاماں
اور نقش پا سے تیرے تھی زمیں بھی آسماں

حاملِ صد آبرو تھا اور فخرِ خاندان
تھا مصارف کیلئے بھی تو فصاحت کی زباں

ہے دُعا فاروق کی ہو تیرا جنت میں مقام
رفعتوں کا بام ہو تو زینتِ بالائے بام

مقامی مساجد میں نماز تراویح کا انتظام

امسال قادیان دار الامان کی مساجد کے واسطے ماہ رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھانے کا مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے۔ مقامی احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) مسجد اقصیٰ۔ حافظ محمد رمضان صاحب۔ حافظ صاحب تراویح کے بعد پارہ کا خلاصہ اور تفسیری نوٹ بھی سنایا کریں گے۔

(۲) مسجد مبارک }
(۳) مسجد دار الفتوح } حافظ کرم الٰہی صاحب۔

(۴) مسجد دار الرحمت۔ اول وقت حافظ محمد اعظم صاحب۔ پچھلے وقت ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

(۵) مسجد دار العلوم۔ حافظ عطاء الحق صاحب۔

(۶) مسجد دار الفضل۔ حافظ الٰہ دین صاحب۔

(۷) مسجد دار البرکات غربی }
(۸) مسجد دار البرکات شرقی } حافظ عزیز احمد صاحب۔

(۹) مسجد دار السعۃ۔ ابن محبوب شاہ صاحب۔

(۱۰) مسجد دار الشکر }
(۱۱) مسجد دار الیسر } حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ تراویح دار الشکر میں ہوں گی۔

(۱۲) مسجد ناصر آباد۔ حافظ عبد الرشید صاحب دار الشیوخ۔

(۱۳) مسجد دار الانوار۔ حافظ فیض اللہ صاحب۔

(۱۴) مسجد ننگل باغباناں۔ حافظ عبد العزیز صاحب۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضروری اعلان

رمضان المبارک میں دفاتر مرکزیہ حسب دستور سابق ½ ۱ بجے بعد دوپہر بند ہو جایا کریں گے تا احباب قرآن کریم کے درس میں شامل ہو سکیں۔ احباب مطلع رہیں نیز ان ایام کے لئے دفتر محاسب کا روپوں کی وصولی اور ادائیگی کا وقت ½ ۹ بجے صبح سے ½ ۱۲ بجے بعد دوپہر تک ہوگا۔ پبلک کی خدمت میں وقت کی پابندی کے لئے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ)

درخواست دعا — حضرت مولوی راجیکی صاحب پشاور میں درد گردہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ (مبشر احمد راجیکی)

72

ایک نہایت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ انہی کو ترجیح دی جائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

مرزا شریف احمدؐ (صاحبزادہ)

برف کی مشین برائے فروخت :۔ ۲۵ ٹن امونیا کمپریسر میسرز ایل سٹرن اینڈ کمپنی گلاسکو کا بنا ہوا۔ جس کے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر۔ آر۔ پی۔ ایم ۷۳۰ میسرز کرمپٹن پارکنس انگلینڈ کی بنی ہوئی۔ تفصیلات کیلئے :۔ **اے مجید پال ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ ریلوے سکندرآباد کو لکھیں**

تفسیر کبیر جیسا نایاب تحفہ اب قریباً ختم ہو رہا ہے چند جلدیں باقی ہیں اسلئے فوراً ضرور احباب منگا سکتے ہیں دفتر طب جدید قادیان

امریکہ کی بنی ہوئی جیبی گھڑی قیمت معہ محصولڈاک 23 روپے ملنے کا پتہ شیخ غلام مجتبیٰ نزد دوخانہ نورالدین قادیان

"آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں" نامی رسالہ دوخانہ نورالدین رضؓ قادیان سے مفت منگوائیں۔ اس سے انشاء اللہ آپکو فائدہ ہوگا

سرکہ خالص نہایت اعلےٰ ۲ روپے فی بوتل شہد خالص ۱½ روپے سیر :۔ دوخانہ نورالدین رضؓ قادیان سے منگوائیں۔

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دوخانہ نورالدین رضؓ قادیان کو لکھیں

پنجاب کے مسلمان لیڈروں کی طرف سے حد بندی کمیشن کو انتباہ

لاہور ۱۹ جولائی پنجاب کے سات مسلمان لیڈروں نے جن میں نواب ممدوٹ۔ سردار شوکت حیات خاں اور بیگم شاہ نواز بھی شامل ہیں ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں پنجاب کی حد بندی کے کمیشن کو تنبیہ کی ہے کہ حد بندی کے سلسلے میں اگر مسلمانوں سے ذرا بھی بے انصافی کی گئی۔ تو ہر مسلمان اس کا سختی سے مقابلہ کرے گا۔ اور اسے ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا ؛

صوبہ سرحد نے پاکستان میں شامل ہونیکا فیصلہ کرلیا

استصواب عامہ کے نتیجہ میں مسلم لیگ کی شاندار کامیابی

نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ وائسرائے محل سے یہ سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد میں پاکستان یا ہندوستان میں شامل ہونے کے متعلق جو استصواب رائے کیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ قریباً دو لاکھ اٹھانوے ہزار ووٹروں نے پاکستان کے حق میں اور قریباً دو ہزار ووٹروں نے اس کے خلاف ووٹ دئیے ؛

گاندھی جی یونین جیک کی حمایت میں

نئی دہلی ۱۹ جولائی گاندھی جی نے ایک خط کا ذکر کیا جس میں یہ شکایت کی گئی تھی کہ آزاد ہندوستان کے جھنڈے پر یونین جیک کو بھی جگہ دینے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا یونین جیک نے کوئی جرم نہیں کیا کہ ہم اس سے نفرت کریں۔ اس لئے میرے نزدیک ہندوستان کے قومی جھنڈے پر یونین جیک ہونے میں نہ صرف کوئی حرج نہیں بلکہ یہ ضروری ہے تاکہ ہم اپنے پچھلے دشمن کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرنے کا ثبوت دے سکیں ؛

برما کے پانچ وزرا ہلاک کر دئیے گئے

برطانوی حکومت اور ملک معظم کی طرف سے اظہارِ ہمدردی

رنگون ۱۹ جولائی آج رنگون میں کسی نامعلوم گروہ نے برما گورنمنٹ کے پانچ وزراء کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ہلاک ہونے والوں میں برما گورنمنٹ کے وائس صدر جنرل اونگ سان بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں پولیس سرگرمی کے ساتھ تفتیش کرنے میں مصروف ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برما گورنمنٹ کے وزراء کا اجلاس ہو رہا تھا کہ کونسل ہاؤس کے بڑے دروازے کے سامنے ایک جیپ کار آ کر رکی۔ ایک شخص اس میں بیٹھا رہا۔ اور پانچ اشخاص اس میں سے نکل کر کونسل ہاؤس میں داخل ہوگئے یہ لوگ بندوقوں اور رائفلوں سے مسلح تھے۔ جس کمرے میں وزراء کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ اس کے پہرہ دار نے دروازے پر انہیں روکا۔ لیکن اسے گولی مار کر زخمی کر دیا گیا۔ اور انہوں نے کمرے میں داخل ہو کر بے تحاشا گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ اس کے نتیجہ میں برما گورنمنٹ کے وائس صدر جنرل اونگ سان۔ وزیر خارجہ۔ وزیر سپلائی۔ وزیر انڈسٹری اور وزیر تعلیم ہلاک ہوگئے۔ حملہ آور فوراً جیپ کار پر سوار ہو کر فرار ہوگئے۔

ملک معظم اور برطانوی گورنمنٹ نے برما گورنمنٹ کو اس سلسلے میں ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ اور ہلاک ہونے والے وزراء کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے مسز اونگ سان کو ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔ کل رات گورنر برما نے اعلان کیا کہ نئی کونسل مرتب کی جا رہی ہے۔ جس کے صدر برما کی دستور ساز اسمبلی کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ حملہ آوروں کا ابھی تک کوئی علم نہیں ہو سکا ؛

ہندوستان کی عبوری حکومت کی ازسرِ نو تشکیل

سرکاری اعلان

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ وائسرائے محل سے جاری کردہ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ ہندوستان کو اب دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دونوں بڑی پارٹیوں کے مشورہ اور رضامندی کے ساتھ عبوری حکومت کو پھر سے ترتیب دیا گیا ہے مسلم لیگی ارکان پاکستانی علاقوں کے انچارج ہوں گے۔ اور دیگر ارکان ہندوستان کے۔ دونوں گروپوں کے اجلاس اپنے اپنے علاقوں کے امور پر غور کرنے کے لئے الگ الگ ہوا کریں گے۔ اور مشترکہ امور کے متعلق ان کے اجلاس گورنر جنرل کی زیر صدارت ہوا کریں گے۔ سردست سابقہ حکومت کے ممبر ہی نئی حکومت کے ارکان رہیں گے۔ البتہ محکموں کی تقسیم نئے سرے سے کی گئی ہے۔ پاکستان گورنمنٹ کے لئے محکموں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔ مسٹر لیاقت علی خاں:۔ مالیات۔ خارجہ۔ کامن ویلتھ ریلیشن اور ڈیفنس (۲) مسٹر اسماعیل ابراہیم چندریگر:۔ کامرس انڈسٹریز۔ سپلائی۔ ورکس۔ مائنز اور پاور۔ (۳)۔ سردار عبد الرب نشتر:۔ رسل و رسائل ریلوے۔ ٹرانسپورٹ۔ انفارمیشن براڈکاسٹ اور سٹیٹ (۴) مسٹر غضنفر علی خاں:۔ صحت۔ خوراک۔ زراعت (۵)، مسٹر منڈل آئین سازی تعلیم اور لیبر۔ ۱۵ اگست کے بعد دونوں گروپوں کے ممبر اپنے اپنے علاقوں کے مکمل اختیارات سنبھال لیں گے ؛

کمیشن کے متعلق خبر شائع کرنے پر پابندی

لاہور ۱۹ جولائی گورنر پنجاب نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ماتحت ۱۵ اگست تک حدود کمیشن کے سلسلے میں سوائے سرکاری اعلان کے اور کوئی اطلاع یا تبصرہ شائع کرنے یا بغیر شائع کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے کمیشن کی کاروائی ۲۱ جولائی سے شروع ہو رہی ہے ؛

برطانیہ اور ہندوستان سے مداخلت کرنیکی اپیل

بٹیویا ۱۹ جولائی جمہوریہ انڈونیشیا نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانیہ ہندوستان آسٹریلیا اور عرب سے اپیل کی جائے کہ وہ انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کی موجودہ کشیدگی کو اپنے اثر اور رسوخ سے دور کرنے کی کوشش کریں ؛

ہندوستان کی آزادی کا بل۔ قانون بن گیا!

لنڈن ۱۸ جولائی آج سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کا بل تمام ضروری مراحل طے کرنے کے بعد ملک معظم کی منظوری سے قانون بن گیا ہے۔ ملک معظم نے رسمی وزارت دارالامراء کی آراء سے اتفاق کرتے ہوئے اسے منظور فرما لیا ہے۔ اور اب یہ قانون کی صورت اختیار کر گیا ہے ؛

وائسرائے ہند لاہور تشریف لا رہے ہیں

آپ حد تقسیم کمیٹی سے ملاقات کریں گے

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن وسکاؤنٹس ماؤنٹ بیٹن آف برما کی معیت میں ہیں ۲۰ جولائی بروز شنبہ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ آپ اسی دن واپس چلے جائیں گے۔ آپ پنجاب کی تقسیم کمیٹی سے ملاقات فرمائیں گے ؛